سوال

اس نے شرک کیا 331

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں تعویز لٹکایا اس نے شرک کیا اور ساتھ یہ حدیث لکھی ہوتی ہے ۔

تمیمۃ فقد اشرک» (مسند احمد)

ہو تو بھی درخواست ہے کہ گلے میں تعویز پہننا کیسا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبرکاته!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

)(17353)وقال محققه حمزة : اسناده حسن الحاكم 4/219(7513)سكت عنه الذهبي الصحيحة (492)قال الامام البيهقي رحمة الله والتميمة يقال : انها خرزة كانوا يعلقونها السنن الكبرى 9/350 الفتح الربانی

وشاهد له احادیث 17/187 ۔

نکا لکھا ہے چنانچہ امام ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

«التمائم جمع تمیمۃ وہی خرزات» (النہایۃ : ۱/۱۹۸)

ہے اور اس کے معنی منکے کے ہیں ۔ "

سان العرب " میں ابو منصور سے منقول ہے :

«التمائم واحدتها تمیمۃ وہی خرزات» (لسان العرب 12۱/7)

ئم کا مفرد تمیمہ ہے اور وہ منکوں کا نام ہے ۔ ''

رح " فتح المجید " میں علامہ خلخالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے :

وبچوں کے گلے میں لٹکائی جاتی ہیں ۔ "نیز "لسان العرب"" میں ہے :

«ولم ار بین الاعراب خلافا ان التمیمۃ ہی الخرزۃ نفسھا» (12/70)

ہے ۔ واضح ہو کہ اہل جاہلیت یہ فعل اس لیے کرتے تھے تاکہ اپنی اولاد کو نظر بد سے محفوظ رکھ سکیں چنانچہ "المنجد" میں ہے :

راب یضعونہا علی اولادہم للوقایۃ من العین ودفع الارواح»

روحوں سے بچاؤ کی خاطر ان کے گلے میں تمیمہ لٹکاتے تھے ۔ "

سئلہ ہذا کی مزید وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

«کانہم یعتقدون انہا تمام الدواء والشفاء وانما جعلہا شرکا لانہم ارادوا بہا دفع المقادیر المکتوبۃ علیہم فطلبوا دفع الذي من غیر اللہ الذي ہو دافعہ» (النہایۃ: ١/١٩٨)

وکردیں اور بیماریوں کے ازالہ کے لیے غیر اللہ کا سہارا ڈھونڈا حالانکہ صرف رب العزت ہی تکالیف کو دور کرنے والا ہے ۔ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

«التمائم جمع تمیمۃ وہی خرز او قلادۃ تعلق فی الراس کا نوافی الجاہلیۃ یعتقدون ان ذلک یدفع الافات» (فتح الباری: 10196)

ں لٹکایا جاتا ہے جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ اس سے مصائب رفع ہو جاتے ہیں ۔ "

ہوتنشریحات سے کی مذکورہ شئ تعلیق تمیمہ کی قدر تائید کہ ہے نہ کہ معروف تعویذات جن میں جاہلیت والے مشرکانہ تصوررات نہیں ہوتے ۔

رد کیا ہے جس نے تمیمہ کی تعریف میں قرآنی آیات یا اسمائے الہیٰ پر مشتمل مرقوم تعویزات کو داخل کیا ہے ۔

ہمیشہ سے اختلاف چلا آرہا ہے کچھ منع کے قائل ہیں اور دیگر نے جواز کا فتوی دیا ہے ۔ چنانچہ "فتح المجید" میں ہے :

«لکن اذا کان المعلق من القرآن فرخص فیہ بعض السلف و بعضھم لم یرخص فیہ» (١/٣٩٢)

جائز قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوا متنازعہ فیہ شئ صرف جواز عدم جواز ہے نہ کہ جواز کا معتقد و عامل مشرک ہے شرک کا فتوی صادر کرنے سے پہلے قائلین با لجواز سلف کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے ۔

من کان مستنا فلیستن بمن قدمات........ الخ

زاز کیا جائے اور صرف ثابت شدہ دم پر اکتفا کیا جائے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص612

محدث فتویٰ